شوال کے نفل روزے اور قضاء روزوں کے مسائل

****

(نوٹ: پورا مضمون ضرور پڑھیں اور عمل کریں ثواب کا انبار لگ جائے گا./ اور اگر رمضان المبارک کے قضا روزے ہیں تو نفل روزوں کی جگہ رمضان کے قضا روزے رکھنی چاہئے. اس سے ثواب زیادہ ملے گا. ان شاءاللہ تعالیٰ)

حدیث نمبر 1: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں :"جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے."(بحوالہ مجمع الزوائد ص25 حدیث 5102)

حدیث نمبر 2: حضرت سیدنا ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم اشرف الاولین وآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے." جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ شوال میں رکھے تو ایسا جیسے دَہر کا(یعنی زمانے بھر کا) روزہ رکھا." (بحوالہ مسلم شریف ص592حدیث 1164)

حدیث نمبر 3: حضرت سیدنا ثوبان رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا. "جس نے عید الفطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جوایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی." (بحوالہ ابن ماجہ ص333ج2حدیث1715)

سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ تبارک تعالیٰ کا کتنا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں زندگی بھر اور سال بھر کے روزوں کا ثواب حاصل کرنا کتنا آسان فرمادیا.

ہر ایک مسلمان عاشقان رسول کو یہ سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے.

ایک سال کے روزوں کے ثواب کی حکمت یہ تو قرآن پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کمزور بندوں کے لئے محض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گناہ رکھا ہے.

چنانچہ پروردگار عالم کا فرمان رحمت نشان ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا. (پ8 الانعام 160)

ترجمہ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں.

اس طرح ماہ رمضان کے ایک مہینہ کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ روزے ساٹھ روزوں (دوماہ) کے برابر ہوئے اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگیا.

شوال کے چھ روزے ایک ساتھ رکھے جائیں یا الگ الگ:

صدرالشریعہ بدرالطریقہ خلیفہ اعلی حضرت حضرت مفتی امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ بہارشریعت کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:"بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق (یعنی ناغہ کر کے،الگ الگ) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لئے جب بھی حرج نہیں." (بحوالہ بہارشریعت حصہ 5ص140)

یونہیں خلیل ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :یہ روزے عید کے بعد لگا تار رکھے جائیں تب بھی مضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے، الگ الگ) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دوروزے اور عیدالفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور (باقی) پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے.(بحوالہ سنی بہشتی زیورص 347)البتہ شوال کے پورے مہینہ میں جب چاہیں تب رکھ سکتے ہیں. مگر جن کے رمضان المبارک کے قضا روزے باقی ہوں تو انہیں نفل روزوں کی جگہ رمضان المبارک کے فرض روزے رکھنا چاہیے تاکہ رمضان المبارک کے قضا روزے ادا بھی ہوجائیں اور فرض روزوں کی ادا کی برکت سے اللہ پاک نفل روزوں کا ثواب بھی اپنے خزائن غیب سے عطافرمائے اس طرح زیادہ ثواب کی امید ہے

جیساکہ خلیل ملت حضرت علامہ مفتی محمد خلیل احمد خان قادری برکاتی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں "جو شخص نفل نماز اور نفل روزے کی جگہ قضائے عمری، فرض وواجب اداکرے وہ لولگائے رکھے کہ مولی عزوجل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں(اور روزوں) کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے خزائن غیب سے عطافرمائے جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں.(اور رمضان المبارک کے قضا روزے رکھے گئے.)

واللہ ذوالفضل العظیم (قضانماز کے ضروری احکام ص60 بحوالہ سنی بہشتی زیور نفل نمازوں کا بیان)

اب ہمیں ہر طرح کے نوافل کی جگہ (قضائے عمری) فرائض ہی کو اداکرنی چاہیے تاکہ فرائض کو اداکرکے نوافل کے ثواب کا بھی حقدار بن جائیں.

اگرکسی کی قضا روزےباقی ہوں اور وہ نفل روزےادا کرے فرض روزےادانہ کرےتواس کے بارے میں کیاحکم ہے.؟

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایاکہ :"مومن کو چاہیے کہ پہلے فرائض و واجبات ادا کرے، فرائض کے بعد سنن موکدہ میں مشغول ہو، پھران کے بعد نوافل وفضائل میں مشغول ہو، لیکن فرائض اداکیے بغیر سنن ونوافل میں مشغول رہنا حماقت ورعونت ہے، اگر فرائض سے پہلے سنن ونوافل میں مصروف ہو گا

فقیہ اعظم ہند خلیفہ اعلی حضرت صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

مسئلہ "قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے ان کی قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت موکدہ کی نہ چھوڑے.

(قضا نماز کے ضروری احکام ص58 بحوالہ بہار شریعت قضا نماز کا بیان)

اس سے معلوم ہوا ہمیں (اشراق وچاشت، تہجد ،اوابین) وغیرہ نوافل کی جگہ قضائے عمری (قضا نمازیں) ہی جلدی جلدی ادا کرنی چاہیے تا کہ گناہوں سے بچ سکیں اور بری الذمہ ہو جائے.

اسی طرح شوال اور دیگر نفل روزوں کی جگہ رمضان المبارک کے فرض قضا روزے رکھیں کیوں کہ فرائض نوافل سے اھم ہیں.

نیز جو رمضان کے فرض روزے قضا ہونے کے باوجود نوافل میں مشغول ہوتے ہیں ان کی وہ نفل عبادتیں مردود نامقبول ہوتی ہیں

اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(1) "جو فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہو اس کی سخت برائی آئی ہے اور اس کا وہ نیک کام مردود قرار پایا..... الخ

(قضا نماز کے ضروری احکام ص 59 بحوالہ فتاوی رضویہ مخرجہ / 23/ 648،647)

(2)جب تک فرض ذمہ باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا،،.
(قضانماز کے ضروری احکام ص 59 بحوالہ الملفوظ حصہ اول مفتی اعظم ھند اکیڈمی چھتیس گڑھ).

والله تعالیٰ اعلم

از قلم: ابوضیاغلام رسول مہرؔ
سعدی کٹیہاری
8618303831،9482018892
خلیفہ حضور شیخ الاسلام،
حضور قائد ملت حضرت علامہ الشاہ سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھہ مقدسہ ومفتی انوار الحق خلیفہ حضور مفتی اعظم ھند رضی اللہ عنہ بریلی شریف
وطن اصلی:بوہر ،پوسٹ تیلتا
ضلع کٹیہار بہار انڈیا
(خطیب وامام فیضان مدینہ مسجد علی باگام کرناٹک انڈیا)

تصحیح :افتخار اہلسنت مفتی دین وملت استاذالعلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افتخار احمد مصباحی رضوی پورنوی خلیفہ حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین حضرت علامہ مفتی سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھہ مقدسہ
استادو مفتی، دارالعلوم شاہ عالم ،احمد آباد گجرات انڈیا